

پندتہ ندویہ

• دیجے الاول ۱۳۸۶ •
۲۵ جون ۱۹۶۶ ع

حکیم و معلم
دارالعلوم ندویہ
دکٹر ہبھتو

جلد سالہ
سات رہنمائی
و برجی ۲۰ بی

ایڈیٹر سید محمد الحسن
معاون سعید الاء عظیمی ندوی

TAMEER-E-HAYA
(FORTNIGHTLY)
DARULULOOM, MADWATULULAMA LUCKNOW (INDIA)

دارالعلوم ندویہ العلما کا سیاست کردہ نصیب

النقدۃ اندر الشدۃ ۳۳ حصہ

ان مولانا ابوالحسن علی ندوی
اس کتاب میں اسلامی تاریخ، تاریخ اسلامی شخصیتیں، جزوں تاں کی اسلامی تاریخ
اسی نامور شخصیوں کے تعلق اسماں، اسلام اور نہضت اسلام کی تاریخ کا تعلق، مشکوہی
و مشکاہوں کا تعارف، محملات، حادثات اور صورتیں مختلف آگئے ہیں، ایک دوسری کی
لئی ہے کوئی سبق یعنی معنے خالی نہ واقعہ کی اسی حقیقت کی طرف دیری
کرنا ہو، مدرس ہبھتو بڑی تعداد نے اس کو اول نصیب کیا ہے۔
قیمت حصہ اول ۴۰ روپیہ حصہ دوم ۴۰ روپیہ حصہ سوم ۴۰ روپیہ

النقدۃ اندر الشدۃ

ان مولانا ابوالحسن علی ندوی
اس کتاب میں ایک مختصر کتاب ہے جو اصول اور اہم ایام و اتفاقات کے
لئے خصوصیات کے لحاظ سے اس وقت تک ادب عربی کی کوئی ایک ایسا کاہل ہوئی
بلکہ وہ مدرسی ایڈیشن کا نام ایڈیشن ہے، مولانا ابوالحسن علی ندوی اس کا مددوہ مکمل، عالمی کے
کلکتہ پیشہ اور سعدی اس کو نویسیدہ اور بہت سے کامیاب نہیں واصل نصیب ہے،
شام کے کامیاب نہیں بھی واصل نصیب ہے۔
قیمت حصہ اول ۴۰ روپیہ حصہ دوم ۴۰ روپیہ

الأدب العربي
مین عرض و نقد

از
مولانا سید محمد راجع ندوی، ادیب اول
(دارالعلوم ندویہ العلما، لکھنؤ)
عربی ادب کی تاریخ اور تنقید کے موضوع پر ہندوستان
میں یہ سب سے پہلی کوشش ہے، جو الادب العربی
یعنی عرض و نقد، کے نام سے عربی زبان میں دارالعلوم
ندویہ العلما لکھنؤ نے پیش کی ہے۔

مختارات

ان مولانا ابوالحسن علی ندوی
یہ کتاب بہلی کی مترجم اور اعلیٰ دو قوی ہمایوں کے نصیب ہے، اخلاق کا نیک لائق ہے
انچھوں میں کتاب کے لحاظ سے اس وقت تک ادب عربی کی کوئی ایک ایسا کاہل ہوئی
بلکہ وہ مدرسی ایڈیشن کا نام ایڈیشن ہے، مولانا ابوالحسن علی ندوی اس کا مددوہ مکمل، عالمی کے
کلکتہ پیشہ اور سعدی اس کو نویسیدہ اور بہت سے کامیاب نہیں واصل نصیب ہے،
شام کے کامیاب نہیں بھی واصل نصیب ہے۔
قیمت حصہ اول ۴۰ روپیہ حصہ دوم ۴۰ روپیہ

منشورات

ان مولانا ابوالحسن علی ندوی
اس کتاب میں صفت نہ جمال ایڈیشن کا انتساب کیا ہے جہاں کہ ان
انکلائی بیانات ایسا تھا کہ ایڈیشن ایڈیشن ایڈیشن ایڈیشن ایڈیشن
کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی اس کا مددوہ مکمل اس کا مددوہ مکمل اس کا مددوہ مکمل
پرہنچنے کی شرکت کرنے والی ہے جو مولانا ابوالحسن علی ندوی اس کا مددوہ مکمل اس کا مددوہ مکمل
نوجوانوں کے لئے ایڈیشن کے لئے جو مولانا ابوالحسن علی ندوی اس کا مددوہ مکمل اس کا مددوہ مکمل
نصیب ہے۔

اسلام کا معیار فضیلت

از سعید الرحمن الاعظی

تاریخ کے ہر دور میں انسانی فضیلت کے متعدد معیار پائے گئے ہیں، کبھی مال و دولت فضیلت کا معیار قرار پایا تو کبھی جاہ و منصب، کبھی قوت و طاقت کہیں حب و نسب، اور کہیں حسن و جمال، اور مصلحت وقت کے تقاضے کے مطابق ان میں سے ہر نے ایک مستقل معیار کی حیثیت پاتی رہی، مثل بادشاہ کو ساری رعایا پاس نے افضل قرار دیا گیا کہ وہ اپنے محدود علاقہ میں ایک محدود وقت تک کے لئے جاہ و منصب کا آخزی امک ہے۔ اسی طرح الدار اور صاحب فردت کو غیر بدوکش کے مقابل میں اسلئے افضل سمجھا گیا کہ وہ ایک بڑی دولت کا تن تنہا امک ہے، کسی شخص کو اس نے عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا کہ وہ ایک بڑے قبلہ اور اُپنے خاندان کا چشم درپر اُغڑے ہے، عرض فضیلت کا مختلف معیار زمان و مکان اور وقت و مصلحت کے تقاضے کے ساتھ ابھر تارہ اور افضل وغیر افضل کی تقسیم کا سلسلہ لے لیا تو اُنہاں اسلام سے پہلے طبقاتی کشمکش اور قبائلی اور بخوبی پچ کا دور دورہ تھا، ان انوں کا ایک طبقہ علام تھا، تو دوسرا آتا، فلام طبقہ ہر اس شرف سے محروم سمجھا جاتا تھا جو اتنا اپنے نام مخصوص کر لیتا، اسی طرح زنج و نسل اور حب و نسب، اور جاہ و منصب، بلندی اور اپستی، خادمیت اور مخدومیت، عزت و ذلت کے معیار کی دوہنیا دیں تھیں جن پر پورا سماں تھا، اور صرف یہی نہیں کہ اپنی دانست میں اونچا طبقہ، بلکہ طبقہ کو ہر فر پت اور ذلیل سمجھو کر محانت کر دیتا بلکہ وہ اس کو طرح طرح سے ذلیل کرنے پورا سماں تھا، اور علاوہ کی ہر ممکن کوشش کرتا، اپنی بلندی اور افضلیت کے تعصیبے پڑھتا، اور اپنے حریف مقابل میں پستی و ذلت کے بے شمار پیروز کرتا، اور اس کو رسما کرنے میں کوئی کسر اٹھاتا رکھتا،

بلندی و پستی کا یہ تصور دراصل اس جابر انٹلیگی نظام حکومت کی پیداوار ہے جس میں بادشاہ یا حاکم دلت اور اس کے چند خاص لوگوں کے علاوہ بعترائی دعا یا ایک ذلیل خادم سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتی تھی، ان کی زندگی جانور دل کی زندگی سے کسی طرح مختلف نہیں تھی اور اس سے زیادہ کسی برتری کا ان کو مستحق سمجھا جاتا تھا، قیصر و کسری کی حکومت رجوانپے زمانے میں پورے کرہ ارفی پر جعلی ہیوں (معنی) کا مطالعہ کرنے سے صاف فاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک ہمایا اور خدمت کرنے والے جانور دل کا ایک ہی درجہ تھا، ان کے ساتھ وہی سلوک روا رکھا جاتا تھا جو گھوڑے گدھے بگاتے بیل کے ساتھ، سماں کی میں ان کا کوئی مقام تھا اور نسلطنت میں ان کی کوئی آواز۔

اس وقت دنیا کی تمام قوموں کا یہی حال تھا، طاقتوں، کمزور کو ذلیل سمجھتا، مددار عزیز کو، اور آفًا غلام کو، افضلیت کا معیار بھی طاقت تھت، اور دنیا میں منحصر ہڈکر رہے گی تھا، جو شخص ان پیزروں سے محروم ہوتا خواہ وہ ذاتی طور پر کتنا ہی بلند، پاکیاز، کیوں نہ ہوتا اسے ذلیل ہی سمجھتا جاتا، اور دنیا میں اس کو گولی تمام نہ تھا، لیکن اسلام نے ان تمام معیاروں کو جاہلیۃ اور غلط فتنہ اور دینا، اس نے بتایا کہ انہاں بخشیت انہاں تمام مخلوقات سے افضل ہے، اور اس افضلیت میں کسی کو کسی پر کوئی ترجیح یا لذتی نہیں حاصل ہے، اس نے علanch کیا کہ ہر انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہے آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا تھا، اس لئے ہر شخص اس معیار کو سامنے رکھے اور سمجھے کہ اولاد آدم کی خلیت سے بن دیت، عزیز ذلیل، خادم و مخدوم کی تقسیم باشکل غلط اور انتہائی احتیاط ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حقیقت کی طرف کتے بیٹے اسلوب میں اشارہ فرمایا ہے۔
لا ذشن لعری علی عجیب اولاً بیجن علی اشود، کسی عربی کو عجیب پر یا عجیب کو عربی پر ادھگھے کو کاٹے پر اسے کوئی

قابل توجہ

تعمیر چیات کی تیزیت لاگت سے بہت کم رکھی گئی ہے
اگر زیادہ سے زیادہ حضرات مت قید ہو گئیں ،

ایں نے
اپنے عطاوت حضرات پر زور گذاش بے چہ کی جو صارمندی
عطیات عطا فرما کر دینی شکری نشووا شاعت اور ادلاں کی
اندازت میں حتمہ لیں !

200 - 00 معاونین خدمتی سے
 100 - 00 } معاونین سے
 50 - 00 }
 25 - 00 اداری خریداران سے

پاکستان میں چندہ جمع کرنے کا پتہ
مولانا حکیم نصیر الدین صاحب
نظمی مددی فریب روز کراچی
(مغربی پاکستان)

مولانا محمد اس ندوی شیخ استغیر و احمد دوم ندو و ماعشلماه
مولانا حمود احیان ندوی، ایت اوز بیت و ایتمد مند و ماعشلماه
مولانا ابوالعرفان ندوی، فائد قائم مکرم و احمد دوم ندو و ماعشلماه
مولانا معینن اسر ندوی، ناخن شبیه تعمیر بردن و احمد دوم ندو و ماعشلماه
مولانا محمد راجح ندوی، اویب اول و ایتمد لوم ندو و ماعشلماه

نیجہر لمحہ حیات شوکی و ترقی ارثیاں نہ سخایا
لے مخدام دغدھ کے لئے خط و بستابت اس پر کی جائے
نیجہر لمحہ حیات شوکی و ترقی ارثیاں نہ سخایا

مَارِسْجَ دُوْرَسْ وَعَوْلَمْبَتْ

از- مولادتی بلا ای محنت علی نهادی

- مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشنکش کی مستند تاثیع
 - مغربیت کے دھران کے آغاز و ارتقا لئے کہانی
 - فتح ممالک میں تائید کا حجہ کے کام جسے مسلمانوں

كتاب حقائق و اشارات سلام و مدة العطاء

الإفتاء - مولانا سید ناصر الحسین علی ندوی
کائنات میں خداش فرمائیں فرشت نبلد ختمت پا بھی روپے
ناشر: مجلس تحقیقات و تحریرات اسلام ندوۃ العلماء الحنفی

خاندان رسالت پر طعنہ زنی

(و)

حضرور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک خاطبہ

حجت اکرم من مذوی

بن کلب بن مرقہ بن کعب بن نعیم بن قابوں بن نصر بن عدنان بن عذار بن نعیم بن عزیز بن عزیر

بن درک بن الیاس بن مضر بن نزار بن عدنان رجباری بائیت البی بحوالہ سیرہ النبی
لئے آپ کام حجوم تھا، ایک نام عروج کیا گیا یہ بیت بالاختصار لفظ تھا اور یہ شاید اسی لئے کہ آپ
عزت دختر کا نام چیزیں آپ کو مدعا نہیں جاتے اسی لئے آپ نے بہت سے کئے پال رکھتے تھے، خود حضرت آدم کے بھی جدا ہاتھ
سے اس نام کے متعلق بہت سی بیتیں تھیں اسی لئے آپ کا نام دختر کا نام تھا اور انہوں نے دنیا میں
کیا غاصی کام انجام دیتے کہ کسی کا ان کی طرف منسوب
ہونا کوئی خرکی بات سمجھا جائے۔

سبحان اللہ تھرا وہ سال کی گردش کے باوجود
بس کی زندگی کا ایک ایک گستہ ہی ہیں صب
دنف کا پورا سلسلہ بھی آج تک ہر طرف محفوظ
ہواں کی عقلت و رفت کا کیا سکھانا دنیا میں ایک
سے ایک علمیں ہستیاں گردانیں مگر کیا کسی کو اسی
حیثیت سے بھی یہ اعزاز حاصل ہوا کہ صرف
حب و نسب کی بابت بھاگ کر یہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی ہبڑی کا ورنی دعویٰ کر سکے؟ جن لوگوں نے بھی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حب و نسب پر طعنہ زنی کی
آج ان کے حب و نسب سے کوئی داتفاق ہے کوئی جانتا
ہے ان کے آباء اجداد کوئی تھے اور انہوں نے دنیا میں
کیا غاصی کام انجام دیتے کہ کسی کا ان کی طرف منسوب
ہونا کوئی خرکی بات سمجھا جائے۔

فلہ آپ کی کنیت ابو قمر و حبی کبیر قوم اور مدینہ
لئے آپ کام عروج کیا گیا یہ بیت بالاختصار لفظ تھا اور یہ شاید اسی لئے کہ آپ
عزت دختر کا نام چیزیں آپ کو مدعا نہیں جاتے
آباد اجادہ میں تھیں۔
فلہ آپ کی کنیت ابو قمر و حبی کبیر قوم اور مدینہ
لئے آپ حضرت عزیز میں بھی مذہبیں ہیں۔ کلب آپ کو اس نامے کہ کہا گیا کہ بلذہ ربی اور ذی الشان نامے جس کیلئے
بری ہے اس کے لفظاً مستدل ہے، ہم جو کام عروج بھاگ کیا جاتا تھا آپ اس دن لوگوں کو مجھ کرتے احمدان کے
ساتھ تو قریب کرتے سیرہ جلیل کے مصنف تھے بیان، فکات قریش تجتمع ان کعب نے عیظہ
ویسے کو حجہ بیعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم بیامہ بیانہ من دلداہ دیا من هربا تباہ
ویقول سیاق بھی مسکم نیا عظیب در سیحر جمنہ بنی کریم دو یشدابیاتا۔ آخرها

علی فضلا بائی النبی محمد نیخبر اخبار امداد و خبریں
ایضاً یا لیتین شاحد مخواه دعوۃ حین العتیرۃ قبیعی الحن خذ الدنا
وہ آپ کی کنیت ابو قمر حبی۔

فلہ آپ کی کنیت ابو قمر حبی
لئے آپ کا بیت تریش تھا اسے صاحب اقتدار تھے اپکے وقت میں حاکم عربی کا محلہ پر حل آرہ چاہا، وہ چاہتا
تھا کہ کسی کو گاہ کاریں کا لامبے نہیں لے جاتے اور بہاں خانہ کوچ کی تحریر کر مگر آپ نے اپنے نام جایا
سمیت اس کام طرح معاشری کا اس کے ساتھ مخصوصی نہیں مل کر رکھ دیا اسی لئے جسیکی خوزیریا
عینہ بن جناب کے بھی حد احمدیں۔

فلہ سرہ طبیعی میں لکھا ہے آپ کو اس نامے کہ کہا گیا کہ آپ حقیقتاً اہل عربی کا لکھ تھے۔

فلہ آپ کام قیس تھا اس دجال کے باعث اہل عرب آپ کو نظر لئے گئے۔
لئے آپ قیدار کی اولاد میں بیوی زیادہ شہزادہ ہیں،
ایک طعن آپ کام بھی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے
حکات و مکار مالا خلاقت فما بترے، خدا دا شرق قادر عزیز ای عزیزگر و کا تخت دوا اے
حضرت اسیل علیت اسلام کی اولاد میں تو دسری طرف
ہم آپ کام آتا ہے، اسکے لئے حضرت اسیل علیت اسلام
۳۲

قدم چھے گی، شاید یہی حقیقت ہے جس کی
طرف میلانا جائی نے بھی اپنے اس شرمیں اتنا
کیا ہے سے
پھوٹنے عشق شدی تک نسب کی جائی
کہ افراد کے باوجود تکلفتی باقی رہنے کے
اسی لئے سرت سے افراد ہی کو کم کیا جائے، خانپاٹ
بر قدر کنٹ دوں جیسا نہ ہوں خل جائز و مختار دو
کر مت کیا پر اتر آئے، مگر ان ماقابل اذنشیں
کو اپنی حاقدت کا احتمال، اس سادت پر اچب
انہوں نے یہ دیکھا کہ افراد کے کم ہونے سے اور اس
محاشی کے استھان میں کمی و اچھے ہو بیسی ہے اور
اس کے پنجیں میں تجارت و راعت کی ادنیا
جھوڈ جوئی جائی ہے۔
غرض محاشی انہوں کو دوڑ کرنے کے لئے
ایک بھتی کوستیشیں کی گئیں سب بیکار تباہ
چویں، جھتی جس تدریجیاں جا رہی ہے اتنا ہی
اچھوڑی ہے، اب تمام دنیا میوسن و پریتی ان سے
کی محاشی ابھاؤ کا حل نامکن ہے مگر آئیں میوس
ہونے کی خروجت نہیں ہے، مگر اس اسلام کے
پاس اس کا حل کا حل و بھیں جس کا دھوکا ہے کہ،
الیوم احتملت لاسکم دینکھ اور
نیہیں ایات محکمات، بھی دین بھیت ہر
زان کیلئے ہے اور اس کے پاس برسی کا انتان دوجو
ہے۔ ”باقی“

”باقی“ اسما دائرتہ آن
خود قسے آن بھیتے ان دو دلخیلوں کا
انہیں منہوں میں استھان کیا ہے۔
ذکر کا لفظ تھی تکی فرقہ اسیکیں ایک گروہ
تیئمہ طائفة تیئمہ فرقہ اسیکے ہوئے ہے
فی التائب - روابہ، جسیں ایک بھائیت
کوہہ دیب میں بھجوہ حاصل کرے۔

نکات کی فوت
کا لفظ الدینی، ”شرا“
ان دو دلخیلوں سے تباہ ہے کہ
یہ دو دلخیلوں نقطہ اسی محی میں عربی زبان میں سائل
ہیں ایسی حالت میں اسلام کو کیا مزدورت
تھی کہ وہ ان دو دلخیلوں سے فرقہ اسیکی
کو چھوڑ کر ان سے ایک دوسرا غیر مستمل لفظ ایسی
منہ قسان تبدیل کرے۔
”باقی“

بعقیہ صفحہ ۱۱ کا معنیون ملاحظہ ہو

کے کوئی نہیں اور لاد ذمہ نہیں، بھی اور آپ کی
ذات پاہر کات پر وہ سلسلہ جامائیں جی
پھوٹنے کے نہیں شدی تک نسب کی جائی
کہ افراد کے باوجود تکلفتی باقی رہنے کے
اسی لئے سرت سے افراد ہی کو کم کیا جائے، خانپاٹ
بر قدر کنٹ دوں جیسا نہ ہوں خل جائز و مختار دو
کر مت کیا پر اتر آئے، مگر ان ماقابل اذنشیں
کو اپنی حاقدت کا احتمال، اس سادت پر اچب
انہوں نے یہ دیکھا کہ افراد کے کم ہونے سے اور اس
محاشی کے استھان میں کمی و اچھے ہو بیسی ہے اور
اس کے پنجیں میں تجارت و راعت کی ادنیا
جھوڈ جوئی جائی ہے۔
غرض محاشی انہوں کو دوڑ کرنے کے لئے
ایک بھتی کوستیشیں کی گئیں سب بیکار تباہ
چویں، جھتی جس تدریجیاں جا رہی ہے اتنا ہی
اچھوڑی ہے، اب تمام دنیا میوسن و پریتی ان سے
کی محاشی ابھاؤ کا حل نامکن ہے مگر آئیں میوس
ہونے کی خروجت نہیں ہے، مگر اس اسلام کے
پاس اس کا حل کا حل و بھیں جس کا دھوکا ہے کہ،
الیوم احتملت لاسکم دینکھ اور

نیہیں ایات محکمات، بھی دین بھیت ہر
زان کیلئے ہے اور اس کے پاس برسی کا انتان دوجو
ہے۔ ”باقی“
اب روچ ہو یا جیسیں، ملایا ہر یا ساتھ،
ہر شہر اور ہر بہاٹ میں اس کا خامہ ہو رہا ہے
استہر اکیت کے واحد حکیم ایکیں تھیں تھیں
کے ساتھ جس کے پاس زر و ممان کا زد پھر و تھا
عوام کو کچھے پر آمادہ ہو گیا اور صرہ پرے کا ندر
اوہ ادھر افراد کی کشت دلوں نے ملکہ وہ کشت
کا بھی جائزہ لیجھے کیا کسی حقیقی اولاد نے کبھی اپنے
آباد اجادہ سے اتنی محبت کیا ہے جتنا کہ بنی اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم کی منہوں اولاد، آج دلہنہز
برسے سلسلہ بنی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی
ذات گرامی کے ساتھ محبت کریں چلی آرہی ہے
اگر نہیں تو ماننا پڑے گا کہ یہ سارہ اعزاز خدا اولاد
بے اس میں زور و قوت اور جہاد و کوشش
کا کوئی عمل دخل نہیں، اسلام میں حب و
نسب کوئی چیز نہیں، لیکن دنیا جب اسی
حیثیت سے بھی کسی ذات کو جا پہنچا چاہیجی
کر کیتیں زیں کا مصدقہ بن رہا ہے۔

تو یہ حیثیت بھی من و عن سامنے کر دی جاتی
ہے اور صاف صاف بتا دیا جاتا ہے کہ اس
حیثیت سے بھی تم خدا کے محبوب میں کوئی عجیب
نکالنا چاہو تو یہ تہارے نئے حملہ نہیں اسلئے
مصلحوت والا فتح
ہم المفسد و نک
ضروت ہے کہ تم اس پر یا ان لا واد پوکہ کہا دو
پوس کی ای ایشوار سے پاک ہے اس لئے بوجو
پکھ کہا ہے اس پر پوری مدد و ملی کے ساتھ مل
کرو انشاء اللہ دو لام جہاں کی سرفذی نہیں

بعض حکوموں کو جنگلات نے دھانک رکھا تھا ،
چہار کاشت نہیں کی جا سکتی تھی ، بعض دشوار
گذار سفر اور دریاؤں کو عبور کرنے کے بعد وہ ورائے
کی وجہ سے تجارت میں آسانیاں نہیں ، لیکن دنیا
معاشی اسباب کے ان مشکلات کے درمیں —
خوشحال تھی مگر آج نہیں کو ششتوں اور بعدی تحقیقات
نے ذرات معاش میں غیر مستور آسانیاں ہم پہنچا
دی ہیں مگر بدھالی کا خدا بنا لے گئے اکنہ خشک نہیں
کاٹ کر تابل کاشت بنانے کے اکنہ خشک نہیں
بجلی کی آبی طاقت سے سیراب ہو کر ہری بھری ہو گئیں
کتنے دیساں پاٹ کر کھیت کر دیتے گئے اور منوں سے
لیکر ٹنوں تک فلی کی پیدا ادار بڑھ گئی۔ مگر دنیا بوجوک
جوک چلا رہی ہے۔
معاشی ترقی کا ذریعہ تجارت میں بھی ترقی کی
منزیں بڑی سرعت کے ساتھ لے کر تباہ رہا۔

مرعن کے اس نسخہ کے مغید ہونے کے بجائے مغرب
اشرافت کو دیکھ کر ماہرین معاشریات نے ایک وصراحتی
بخوبیز کیا۔ جسے معاشری بیاناریوں کا واد علاق سمجھا گیا
اور جسے کیتوں زمہ سو شلزم یا استراکیت کے نام سے
پکارا جا رہا ہے، نظام استراکیت کا: وہ مقصود ہے تھا کہ
اعلیٰ دادنی، عوام و خواص، غریب و امیر اسراییل دار
اور مزادر کے نام، معیاریات ختم کر دئے جائیں، اور
دولت میں سب کو پر اپر کا حصہ دار بنایا جائے تاکہ ادھر
سرایی داری ختم ہو کر اعلیٰ دادنی کا سوال اسٹھ جائے۔
اور ۲۵ سری جا بہ عوام اور دادنی بلطفات کی تسلیکیات
ذریں۔ بظاہر اصلاح معاشریات کا یہ اس تقدیر و لغزیب
منظرا تھا کہ دنیا سرعت کے ساتھ اس کی طرف دہڑ پڑی
 حتیٰ کہ وہ مسلم مصلحین معاشریات بھی اس دسیں پہنچنے
جن کے پاس خود ایک مستقل اور مغید نظام معاشریات تھا،
اور جسیں پر قائم کر کر صدیوں اپنیں معاشری اقتدار حاصل
رہا۔ مگر بالآخر یہ اس نظام استراکیت کو بھی تباہ کاہی
کا منہود لکھتا پڑا۔ اور آج ایک طرف اس کے عروج
کا روشن ہمبو پیش نظر ہے اور وصراحتی جا بہ بلطفاتی،
جنگ کے بھی انک منظر تاریک نہماں نظر رہے

ماہرین معاشرت کی ناکارمی

اُنہوں کی تظام کی ناکامی اور اس کے مزدروں اس اثرات کی وجہ نامون تحریت سے بحادث ہے جو کچھ عدا
تھائی کی قدرت کا قیصلہ بیٹھی ہے کہ ایک خوبصورت
دوسراء ج صورت، ایک الہا۔ دوسرا تادار ہجاس
لے مزدروں کی ہے کہ ان کے ہر فنام نہ ہوگی میں بھی

بچھی ہوئی تھے۔
ساتھ ہی زرعی زمینی بھی زیادہ تھے
زیادہ ہدھیں ہیں، جگلات کو ٹاٹ کر آباد کی
جارہا ہے اور دیاؤں کو خشک کر کے قابل کاشت
بنایا جائے مگر روپی کی پکار ہر طرف جاری ہے
آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ ہمی کہ انسانی حیکم
جس مرض کا علاج کر رہے ہیں اس سے نہ آشنا
ہیں، یہ جس منصب پر فائز ہیں اس کے اہل
ہرگز نہیں ہیں،
ہاں! اگر ان تمام انتظامات کو خدا کے
احکام کے پر کر دیا جائے تو مل آسان ہے اس
مسئلہ میں ہم ذرا تفصیل سے وقت کے اسم اور
بہت ہی نازک مسئلے (معاش ابھاؤ) پر سمجھت کرتے
ہیں اور بتاتے ہیں کہ چونکہ ان ان اس مشکل کو حل
کر رہا ہے اس نے حل نہیں ہوتی ہے اور ہسلام
کے نظر یہ (ان الحکم اللہ کے مطابق اس کا حل حکم
ہی کی املاحت میں گیو مگر مغرب ہے۔

معاشی ابھاؤ | اس میں شک نہیں ہے

معاشری ابھاؤ اس میں شک نہیں ہے کہ معاشریات کی تمام ترقی دوست کے بڑھاؤ پر ہے اگر دوست کو معاشریات کی اصطلاح کے مطابق دیج معنی دے کر غور کیا جائے تو آسان اور اس کے سدرج چاند، تارے زمین اور اس کے پہاڑ و دریا اس دوست کی پیدائش اور اس کے افناں کے ذرائع ہیں۔ پس اگر یہ ذرائع دیکھ ہونے تو دوست بھی بڑھے گی، لیکن آج دنیا چیراں ہے کہ یہ ذرائع دیکھ سے دیکھ تر ہوتے چلے جا رہے ہیں مگر معاشری تنگیوں سامن لینا دو بھر کر دیا ہے، ابتدائی آفرینیش سے آسان سدرج چاند اور تارے علی حالہ قائم ہیں، ان میں کمی بیش سلطنت نہیں ہوئی مگر زمین اور اس کے تمام لا ازم جو تجارت اور زراعت کی شکل میں معاشری ارتقاء کے صاف دھر بھی اب اب ہیں زمانہ کی ترقی کے ساتھ بڑھتے چاہ رہے ہیں، جزو انبانی تھات کے الاتر

ہس، اس کے رقبے میں اضافہ بالحق نہیں ہوا ہے
لیکن جس خشک حصے پر انہوں کی سبتوی ہے اور
جہاں سے صعیت کی بجا تر شروع ہو گر سندھوں
میں ختم ہوتی ہے، وہ تمام کے تمام زمانہ تو یہ میں
حاشی کار دبار کے لائق ہرگز نہیں تھے، زین کے

نکر، فریب اور نکلہ و ستم نسبتاً کم ظاہر ہوئے
مگر یہ خیال کر کے کہ ان ان کی تحریر ان کو کر سکتا
ہے جیاں بھی انسان عمل میدان میں آنا کام ہو کر رہ
سکیا حالانکہ انسان کا علم محیط ہے زدہ مختلف ان امور
کی ضروریات، معماں اور زمان دمکان کا تفہیما کر کے
سکتا ہے، اس لئے وہ طلبی طور پر خدا سے خیادہ
بند بگان خدا پر شفقت نہیں کر سکتا، اس نے ضروری
ہے کہ خدا کے بندوں پر خدا ہی کی حکومت ہو اسی
وجہ سے اسلام نے ایک عالم قانون "ان الحکوم
الله" کا سُننا دیا، کہ زمین و آسمان، انسان و
جیوان سب کا حاکم صرف خدا ہے اور دنیا و آخرت
حیات و جات ساری جگہ اسی ایک واحد خدا کا حکم
جاری و ساری ہے۔ اس کے برخلاف جہاں بھی نہایت
زندگی کے مختلف شعبوں میں خدائے پاک کے احکام
کے بجائے انسانی قانون نے جگہ لی، وہیں بدلمی شرط
ہو جائے گی اور چینِ قدر ہو جائے گا۔

جو لوگ الماعت حدا فندی کے ایک پہلو را یافت
بقيامت اور آنحضرت میں خدا کی حکومت
..... پر نظر کئے یہیں اور دوسرے پہلو (اور دینی
میں بھی اسی کے احکام کی حکومت) کو بالکل تھرا نداز
کر دیتے ہیں، انہیں کے حق میں ہذا کی
کتاب قرآن پاک کا یہ مکروہ بالکل عادق ہے کہ:-
الْكِتَابُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
بعض فنا جزاء
من يفعل ذلك
من كرم الآخرى
في أحكامها الدنيا
و يوم القيمة
خوا

یرددت الی اشد لذت
تمہارے اس کرنوت
دما اللہ دبنا فیل
سے غافل نہیں ہے۔
عما تعملون ۰

خاتے پاک تے بے نیاز ہو کر ان اనیت
کی تحریر کرنے والے تحریریب عالم کا جو جیسا بھگ
متغیر پیش کر رہتے ہیں، ان کے شاہدے سے مگر
شق ہو جاتے ہیں۔ امن کے سامنے تیار کئے جاتے
ہیں مگر دناء کے شاخے اپنے تیزتر ہوتے جاتے ہیں
حال مگر دنوں کو کامنے کے لئے تلوار دوں نہ تو پا
بندوق کی کامیاب شکل اختیار کر لیں، لیکن فرعون
ضحاک اکابر ہے ہیں اور مظلوموں کی دنیا میں صرف

مَاتِي مشکلات کا اسلامی حل

از به ذکرالشّد خاں ذاکر ندوی

سرپا ہے دار اور مزدور کی جنگ امیراں غریب کی رضاٹی روکس اور امریکی
کی باتخا یانی اور اس طرح کی دوسری مارپیٹ سرف اس وجہ سے
چوری ہی ہے کہ ”رعایتی“ کم چوری کی ہے خالی پیٹ لئے ہاتھ اور پیر
دل دہانگ سب کو برس پکار کر رکھا ہے اس جنگ کو جمیعت
اور اشتراکت سو شدزم اور کیونزم اور دوسری ستر کیس دُعد کرنے
کی نظر میں ہیں مگر علاج جاری ہے اور مرض بڑھ رہا ہے پانی پڑنے
با ہے لیکن آگ شہرک رہی ہے ہر عاجب عقل بجائے خود پڑنا
ہے کہ اب اصلاح نامگیں ہے لیکن اُگر ”ہر فرعون نے رامونی“
اور ”ہر مرض را ددا“ دست ہے تو معاشری بیماریوں کا علاج بھی
ہو سکتا ہے اور اسی کا علاقہ اسلام جیسے حالمگیر اور زندگی کے تمام
شعبوں کے صحیح رہنماؤں کے پاس موجود ہے آئندہ سطور میں اسی
کو تفصیل سے ملاحظہ فرمائیے۔

خدا نے پریشان ہے، احمد امیمیں کی حکومت
کے بجائے زمین کا حاکم انان بن بیٹھا، اور اس
حکومت کا نئے کچھ ایسا ہوا کہ انہیں کی ہر تحریر
تخریب ہے بدل گئی۔ خدا نے وحدہ لاثر کی کی
خدا نے ناجائز حاکم ہونے والے انان پر حکومت
کا ایسا عزود سدار ہو جو کہ اس کے نزدیک خدا کی اہمیت
کبیں کم ہے گئی، کسی جگہ بالکل باقی نہیں رہی، جہاں
اہمیت بالکل باقی نہ ہے کہ اس منزل پر انان،
احتساب حشر اور پرش اعمال سے بے خبر ہو کر
اور بد اخلاقی کا محبرہ بن کر ہر خلجم و ستم اور ہر کروڑ
غیریب پر انداز آیا۔ جس کے نتیجے میں ان ان کا خود
از راس ہو گیا تو اس ہر قدر دار اور بے خطائی
گردن اڑاتے تکی، وغیریب کے ہتھیا سے
ہر دست دشمن کی جان لی جانے لگی، جس مقام
نہ لکھی اہمیت کچھ باقی رہی، اس احتساب نزدیک
کے کچھ خالق ہو کر انہیں بد اخلاقی کا نظام انان
کے اپنے اتحادیں سے بیا ہے جس کی وجہ سے

عالم انگشت بدغافل رہ گیا، آپ نے قرآن کی تبلیغات اور اپنے اخلاقی کریمانے سے ایک نیا ملت امانت ملک کے نام سے بنانی جس نے طرح طرح کی تبلیغیں پیش کیں۔ قریبانیاں پیش کیں۔ قرآن نے اعلان کیا۔

ادعویٰ موصیٰ جبکہ اللہ جیسا عاد لافتہ تو

امت اسی اعلان کو مستکاراً درکتاب اللہ کو منبوی سے

چکو کر تمام دنیا میں پھیل گئی، اسی امانت کا وجہ بوجوینا کے

ہر گھنٹے میں ماہی حقیقوں اور حسمانی لذوق کے

سو ایک بالکل وہ صریح حقیقت کے وجہ کا اعلان

تھا، اس کا ہر مرد پیدا ہو گر کہ جیسی اسی حقیقت

کا اعلان کرتا تھا اور دنیا کی طاقتلوں سے بڑھی ایک

دوسری طاقت ہے اور اس زندگی سے زیاد حقیقی

ایک دوسری زندگی ہے، یہ وہ امانت ہے جس کا

”حی على الصلوٰة حی على الطّلاق“ کا فتنہ ہے

بازار کے شورہ شنب کو دیتا اور جو حقیقت اس

ایک حقیقت کے ساتھ ماند پڑھا جائے، اور اللہ

کے بندے اسی آواز پر دیوانہ اور درد پڑے،

جب رات کو پورا شہر میں یہی تینہ ستا احمدیتی

جاگتی دنیا ایک دسیخ قبرستان ہوئی، دنعتا

اس سوت کی بستی میں زندگی کا چشمہ اس

طريق ابتدا جس طریق رات کی سیاہی میں صہی کی

سپیدی لمعہ دار ہوتی ہے اور ”الصلوٰۃ حیٰن النُّوم“

سے مردہ زندگی کو تازگی کا نیا سیام لتا ہے جب

کسی طاقت و سلطنت کا کوئی غریب خود رہے۔

”انما بکم الا عطا“ کا تزوہ گلا کا تو ایک عزیز

مودُون اسی کی حکمت میں بلند ہوئے۔ اشد اکابر

اللہ اکابر کیک اس کے دروازے حدائقی کا ستھر

اڑا ہتا، اور ”اے شہد ان لا الہ الا اللہ“ کبکہ امانت

حقیقت کی بادشاہت کا اعلان کرتا، اس طریق

دنیا کا مراجع ہے اعترافی اور پہنچنے سے محظوظ ہو گی

اس امانت کے بھی اعتماد تھے کہ جن کی بنا پر

شارکر کی کہنا پڑا۔

خداوند تھے جو رہا پر دھاروں کے باری یہ گھر

کیا نظر ہی جس نے مردی کی سیما کر دیا

قرآن ہی پر جو سمجھی سے ہے کہ اس امانت کی

تذکرے کی سرخی کے جو ہے کہ اس امانت کی

کو کنکر، اور سمندہ کے کامب کے کامیابی کے

واسیں اسے ایک ایسا کامب کے کامیابی کے

بہتی ہے اور اسی اور سمندہ اسی تھیں پر زخم

اور ہم خوار موعے تاریخِ قرآن ہو کر

سیلمان پیشی

ساخت پیشی چہری نظر آتی ہے جو کارت ہارے
بیجا تارک و تعالیٰ نے اس دنیا میں انسان کو
سیرتِ نگاروں نے پیش کیا ہے اور اسی ہنزا چاہے
کے جاہیتِ زنا کے ساتھ مخصوص نہیں ہے اسلام
کی مطلوبیت ہے اور خلافِ مخصوصیت ہے جو جو
وہ بنت کی رہنمائی سے محروم ہو اخواہ وہ چشمی صدی
تیسی کی حالمگیری جاہیت ہے اس کو روشنی نہیں
وہ دشمنِ دشمن جاہے گا اور کہیں اس کو روشنی نہیں
گی ہر طرف تاریخی ہی تاریخی نظر آتے گی، انشہ تعالیٰ
وہ بند ناک کو کھوئتا ہے، اس کو سینہ
پر اور دوسرا حصہ حسوب پر جہاں سردی کا اثر
پر خوب ملتا ہے۔

سیرپ کیلیں

یہ دو چھوٹے بھوپوں کی تندستی بڑھانے
اور ان کی پڑیاں مفہوم کرنے، سو کہیں پیش
کو دور کرنے اور دانتوں کے لکلنے میں مدد
دیتی ہے۔

دگس منیشورب انجینیزی داؤں
سے بنائیا ہے
ایک مریم ہے جسے دیا کام، سینے
میں درد زہریلے کیڑے کے کامنے اور جلد
وغیرہ ہیں فائدہ مند ہے، زکام کی وجہ
سے بند ناک کو کھوئتا ہے، اس کو سینہ
پر اور دوسرا حصہ حسوب پر جہاں سردی کا اثر
پر خوب ملتا ہے۔

بھارت کیمیکل اینڈ فارمیٹیکل لیمیٹڈ
نشاطِ سخت نکھنٹو

شہرط احیتی

- ۱- پر چوک کم پر ایک ہیں دیجائے گی۔
- ۲- ۵۰ سے ۲۵ پر چوک تک کمیش ۲۵ فیصد کی
- ۳- ۲۵ سے زائد پر چوک ۳۳ فیصدی
- ۴- جتنے پرچے مطلوب ہوں، ان کی قیمت
پیشگی بعد منٹ کمیش روانہ نہیں
- ۵- میجر

تعمیر حیات

اشتبار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

پرنسپل پلشہزادیہ پر سید محمد الحسن نے
دہ جہاں نظروں سے اچھی ہے اندھیری رات ہر
وہ گذشتہ زندگانی تھی مقید اور تن آزاد تھا
میں چھپا کر دفتر تعمیر حیات شہری تحریک و ترقی
دار اسلام ندوۃ العلماء لکھنؤتے جاڑی
کیا

علم مہمنخ میں!

ابوالسرار رعنی امدادی

زندگی کے مکس کی دھنیلی میں اک فندیل ۲۷
مرے فردوں تصویر میں سُہانی جھیل ہے
دہ فنائے نیلگوں وہ گزش شس قسر
وہ خفت کی سرخاں وہ جلوہ شام حسر
وہ زمیں و اسماں اور وہ ستارے یادیں
عالم ارضی کے وہ فانی نظرارے یادیں

میں جو دنیا چھوڑ آیا ہوں وہ کتنی دوڑ ہے

یعنی وہ دنیا بھاں مطلوب تھا اک امتعان
جس جگہ نیوں کو بہرہ بہری بھیا گیا
رحمۃ العالمین کے جس جگہ پہنچتے ہم
جن کے ہوتھوں سے پیام بندگی بھیا گیا

طور پر خاتمے سے موہی کی جہاں باقی ہوئیں
جس جگہ تھم طسم دوش دھڑا میں اسیر
روح پاپند غاصربم اعضا میں اسیر
میں جو دنیا چھوڑ آیا ہوں وہ کتنی دوڑ ہے

دو رکھستان کے دامن میں دیا کے قریب
سیرا جھوٹا ساقبیہ گاتوں میں آباد تھا
چاندنی راتوں میں اکثر باغ میں پھرنا تھا
روح میری تھی مقید اور تن آزاد تھا

سبر مینا روں کی مسجد میرے گھر کے پاس تھی
جس کی آواز اقبال دامن کش اس سخن

دہ جہاں نظروں سے اچھی ہے اندھیری رات ہر
وہ گذشتہ زندگانی تھی مقید اور تن آزاد تھا
میں چھپا کر دفتر تعمیر حیات شہری تحریک و ترقی
دار اسلام ندوۃ العلماء لکھنؤتے جاڑی
میں جو دنیا چھوڑ آیا ہوں وہ کتنی دوڑ ہے

دار العلوم ندوة العلماء

اہل خیر حضرات سے اپیل

از حضرت مولانا سید ابو الحسن علی تدویی ناظم زاده العلامہ کاٹھری

عالم اسلام کی اس مشہور دینی درسگاہ کا قیام ۱۲۱۴ھ میں حضرت مولانا حمد علی
مذکوری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ عظیم حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی رح کے مبارک
ہاتھوں سے عمل میں آیا۔ الحمد للہ بر عجید میں بیان سے ایسے فضلا اتیار پوکر نکلے جنہوں نے وقت
کی مدد اور عجید حاضر کے تلقینوں کے مطابق صحیح دینی عقائد و علوم دینیہ کی نشر و اشاعت کی
اور اس وقت بھی بفضلہ تعالیٰ یہ ادارہ ملک کے بدلتے ہوئے حالات اور ماسازگار فضای مسلمانوں
کی دینی و نذری اور علمی خدمات انجام دے رہا ہے۔

دوسرا بیوی بوزیر دشمن کی طرح عیاں ہے) ہمارے
مسلمان بچائیوں کو اور زیادہ توجہ و اہتمام اور ایمانی
و دریافتی اور حوصلہ و تہمت کیسا تھا تو جد کرنیکی
ضرورت ہے
دارالعلوم ندوۃ العلماء کی خدمت میں ان اہل خیر
حضرات کا بڑا حصہ ہجہ ۷۶ اس اہم کام کو اپنی ذاتی
ضرورت سمجھتے ہیں اور وقتاً فوتتاً حب استطاعت
امانت فرماتے رہتے ہیں۔ جزاهم اللہ خیرالمجزا۔

اہل استطاعت حضرات سے خصوصیت سگر گزارش
ہے کہ ودزیادہ زیادہ اعانت فرما کر موجودہ مشکلات
میں دارالعلوم سکی ترقی میں معاون ہوں، نیز بطور صدقہ
جاریہ تحریرات میں بھی حصہ لیں اور اپنے ناموں کے یا اپنے
مرحوم اعزہ کمیٹر فیض سے ایصال ثواب کیلئے طلباء کی
ربائشگا ہیں تحریر کرائیں نئے دارالاقامہ کے ایک کھڑ
پر اب سارے چار ہزار روپیہ هر فر کا تحصیل ہے۔ یہ

اس وقت دارالعلوم مددہ العلما میں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ جنوب افریقی، بیان، ٹرانسکر، بھتیجی، دیپال وغیرہ کے طلبہ بھی زیر تعلیم میں، مجموعی تعداد نو سو سے زیادہ ہے ان میں غیر ملکی طلبہ کی تعداد ۵۰۰ ہے اس سال دوسوچا سو غیر مستطبع طلبہ کے فی الف (راس کالر شپ) پر تقریباً پچھتر نہ رہا وہ پہیہ صرف کے لئے گئے ہیں، حضرات مدرسین واٹاف کی تعداد ساٹھ ہے، ہر سال جدید طلباء کے اضافہ کے باعث رہائشگاہ کا مسئلہ پیچیدہ ہوتا جاتا ہے، اس نے کئی سال برابر تعمیری کام کچھ نہ کچھ جاہری رہتا ہے، سالانہ مجموعی مصارف رہ ضروری تعمیرات میں لاکھ روپیے ہیں، ادھر چند برسوں سے ملک میں ہوشیار گرانی اور دوسری پریشانیوں اور الجہنوں کا جو سلسلہ جاری تھا اسیں برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور اس کا بوجھ اس ملک میں بننے والے ہر ان ان پر پڑ رہا ہے نئے ہنگامی حالات نے اس مسئلہ کو اور سنگین بنادیا، ہر اور اسلام ہوتا ہے کہ دشواریوں کا یہ دور ابھی کچھ عرصہ تک اور چلے گا۔

اس بات کا اندازہ کرنا کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے کہ جب ایک ایک فرد اور ایک ایک گھر اگلے
حکم و نیش مٹا رہے، تو ان دینی اداروں کو جو عام مسلمانوں کے عطیات اور ان کی ہمدردی و تعاون کو
بنیاد پر قائم ہیں اور بنکوں سینکڑوں طالب الجلوں کے احتراجمات تیام و طعام، اساتذہ و علماء
کی تحریک ہوں اور دوسرے کثیر مسافر کا ہر راہ انتظام کرنا پڑتا ہے، کس قدر دشواری کا سامنا
پڑتا ہو گا، اس کا اثر اگر افراد پر پڑتا ہے تو دینی اداروں اور مدرسوں پر اس سے کہیں زیادہ پڑتا
اس نے کہ ان کی ذمہ داری کا بوجعہ ان سے کہیں ڈر حکر ہے۔

ذکر ہے بالا علما کے پیش نظر اسوقت دار اصلاح ندوۃ العالیاء کی طرف (جسکی اہمیت موجودہ

مکتبہ داہلی علوم کی دوسری مطبوعات

دہلی اور اسکے اطراف

انہوں نے احمد سعید علیؑ کے
سچے بھائی کے سردار و معاون
یہ مصنف روزت ات بلڈی کا ایک سفرنامہ اور
روزنامہ بے جواہری سویں صدی کے انجریں لمحہ
لیا تھا اس سفرنامہ اندان ہمہ کا لگہ شستہ صدی
کے عمار کس شقاقیت اور علم کے حامل تھے اور
ان کا مسئلہ احمد کتنا وسیع، قائم اور یقینت تھا، اس
کو اس سفرنامہ میں شعروخن کا ذوق شیرم، گھری کالیک
و اقیقت، اسلامی صورت اور اپنی شاگردوں اور
تمسروں پر اعتماد، متحملہ میں تسبیحات اور
کتابوں سے آنکھی اور ان کے سلک اور سجدہ
کے نشانات جا بجا لیئے گئے قیمت بخوبی مل رہی

جغرافية العرب

نے بولنا محمد راجح بدھی، استاذہ العلوم نہد احمد
خیل کوئی خلائق تباریں بلکہ ہیں سب سے تاریخ
تاریخ کوئی بھی پیش نظر کھالی ہے اسی وجہ پر اسی جملہ
فیاضی اہمیت کیسا تو اسلامی دینی اور ادبی اہمیت بھی
کسافت آجاتی ہے۔ اس سلسلہ میں تاریخ و جغرافیہ
ماخذ سے استفادہ کیا جائے گو۔ اہم مقامات کے قدر کی
مساحت جدید نام بھی بتاتے ہیں اور حبیبی
تاریخی نقشہ بھی دیکھ لئے ہیں، اسکا تذکرہ بالمعنی
بھارت نے اچھے انداز میں کیا ہے، دارا حکومت
علماء کے انصاب میں بھی ادا غل بے سپنے کو نہیں
نہ فروخت کا۔ قیمت ۵ روپیہ

تذکرہ

حضرت ولاتا مصلح حسن

از مودہ نا اور اگر من علی صحتی نمدی
چھوٹے ہوئی صدقی پھری کے مشہور و مقبول بزرگ
الم، اویس تیرماں حضرت اولانا افضل رمذان فتح مر
آبادی کی سولخ حیثیت، حالات، ارشادات
افزایات، جھوول ریاضت کے بغیر غدریں سنتے اور صدا
علوم اور اپنے کو تقدیف، شریعت سے طلبہ کو
چڑی نہیں بلکہ میں شریعت کی روح بھے، وہ حضرا
جود و محبت کے خواہ اور لیقائیں کے طالب
ان کیلئے یہ کتاب بیش قیمت تھے۔
قیمت علی

سیرت حضرت مولانا سید علی مونجیری رحمۃ اللہ علیہ

از: سید علی الحسینی، مدیر "البعث الاسلامی" و "تعیر حیات" بیش تر کتاب میں مولانا سید محمد علی نوٹھیری رحمۃ اللہ علیہ اپنی ندوۃ العلاموں کی سیر اور ان کی
رسکتے نامہ پہلوؤں کو اچھا لگانے کی روشنی کیتی ہے اوندوۃ العلاموں کی اقویں تحریک کے
مولانا رحمة اللہ علیہ کا شاندار دورِ نظامت، ساروک فریبیت اور عجمی بیعت و اصلاح کے ذریعے
رسکتے ندوۃ عسیٰ سیت، سہارا میں فتنہ قادیانیت کے استدیصال برکاتی روشنی ڈالی گئی ہے اور
بیات کی روشنی کیتی ہے کہ مولانا کی سیرت کے ساتھ ندوۃ العلاموں کی محصر رائج بھی نظر وہ
آجیلے، کتاب مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مذکولہ کے مقدمہ سے مرتین ہے!

رسانی خواسته شد و علم عقل کمی را شنید

Digitized by srujanika@gmail.com

جسے ہر کسے ماری ہیں کھموں کے خبر و اعلیٰ اونز گئیں، پہنچانے والوں کو سکا احساس
بھی نہ ملائے کہ صرف و تجھی پرانی آنکھیں لٹکے سن و مال، ذہن و طبیعت کیسے تو مناسبت
نہیں رکھتیں، حکایات میں بھی اسی بات کے پیش تقطیعوں کیے گرفت، تجھ کا نیا نصیب پڑتے
کہ زندگی کا مشق کر دیا ہے اور اصل دو کامیں بخوبی اللہ تعالیٰ و میراث افسوس بوجلی ہے، در حقیقت
والا اسلام کے خفیہ دو افراد مسٹق نہ ہوئی، موہاں ایک عبس اور اب نہ ہوئی، بہمن ایک عبس ایک
نہ ہوئی نے مرتب کیا ہے تیرت بالستیب پاپ، پاپ

تألیف: مولانا محمد اسحاق صاحب سنگلیوی زادہ، استاذ دارالعلوم زندگانی المعل
اس کتاب میں مسئلہ ختم نبوت کو بخوبی علمی و تحقیقی اندازیں ثابت کیا گیا اور تحقیقہ ختم
نبوت کی ایمیت اور ضرورت کو تعاوینی و عقلی دلائل سے دلکش کیا گیا ہے، ہر صاحب
عقل سليم اس کتاب کے مطابع کے بعد ختم نبوت کا قال ہو جائیگا، قادرانیت کے طلسم میں
رفقا اور تحقیقہ ختم نبوت میں شاک شہید کرنے والے افراد کے حق میں یہ ناصلاذ نقصانیت
رشی کا ایک عظیم مبنای ہے! قیمت:- ۲۵ روپے

خاکسار بید ابو الحسن علی ندوی